السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ موصوفہ آٹھ آدمیوں کومال زکوۃ دیویں ۔ اب سوال یہ ہے کہ موصوفہ لوگوں کا موحد ہونا شرط ہے یا نہیں ۔ اور کیا ہم اپنے مشرک اور بدعتی اور رشتہ داروں اور غریبوں کو مال زکواۃ سے کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں ۔ اور دور رہتے ہوں ۔ تو منی آرڈر کرسکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقات خیرات صفت ربوبیت کے ماتحت ہیں ۔ جس کا اثر عالمین پر پہنچتا ہے ۔ اس لئے اس میں ایمان کی شرط نہیں ۔ جیسی رب العالمین میں نہیں ۔ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ١٢٦ سورة البقرة

تشریح

زکواۃ کا مال کفار ومشرکین کو دینا جائز نہیں ہے ۔ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں ہے ۔

(فاخبر ہم ان اللہ قد افترض علیہم صدقۃ توخذ من اغنیا ئہم وترد الی فقرا ئہم الحدیث (رواہ الشیخان

اس حدیث کے تحت میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ۔

"ان الزکوۃ لاتدفع الی الکافر لعود الضمیر فی فقراء ہم الی المسلمین"

ہاں صدقہ تطوع کفار ومشرکین کو دینا جائز ہے ۔ الی آخرہ ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ۔

"فاخبر ہم ان اللہ قد افترض علیہم صدقۃ توخذ من اغنیا ئہم وترد الی فقرا ئہم الحدیث رواہ الشیخان قال الحافظ ان الزکوۃ لاتدفع الی الکافر لح کما مر انفا انتہی"

(ہاں نفلی صدقہ دیا جاسکتا ہے ۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص748

محدث فتویٰ